فضیلتِ قربانی

اور

اس کے مسائل

www.KitaboSunnat.com

میاں محمد جمیل
ایم۔اے
فاضل اردو۔علوم اسلامیہ

ابو ہریرہؓ اکیڈمی
37 کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

فضیلتِ قربانی

اور

اسکے مسائل

میاں محمد جمیل ایم۔اے

فاضل اردو، علوم اسلامیہ

www.kitabosunnat.com

ابو ہریرہؓ اکیڈمی

37- کریم بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور۔

فون: 042-5417233

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب فضیلت قربانی اور اس کے مسائل

تصنیف میاں محمد جمیل

ایڈیشن چھٹا

تعداد 1100/-

قیمت 30/- روپے

99-جے ماڈل ٹاؤن لاہور

15436

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اکیڈمی

37- کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

فون: 042-5417233

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اندازِ ترتیب

حرفِ آغاز	5
قربانی کی وجہ تسمیہ	7
قربانی کی تاریخ	7
اصل واقعہ اور اس کے اشارات	8
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب	10
شیطان کا اضطراب	11
ابراہیم علیہ السلام کی اپنے رب کے حضور بے مثال قربانی	12
مقصود امتحان تھا نہ کہ جان	14
دین و دنیا کی امامت کا تاج	15
ہر امت کے لیے قربانی	16
امت محمدیہ کے لیے قربانی	18
قربانی اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہے	19
اوقات عید اور اس کا فلسفہ	20
نمازِ عید کھلے میدان میں	21
نمازِ عید پڑھنے کا طریقہ	21
حکمتِ قربانی	22
جذبۂ قربانی کو عام کیجیے	23
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی پر جذبۂ قربانی کے اثرات	24
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایثار کا عجب واقعہ	25
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آپس میں ایثار و قربانی	25
قربانی سنت ہے	26
جس نے نماز سے پہلے قربانی کی	26
فضیلت قربانی	28
ان ایام میں نیک اعمال کی فضیلت	29
یوم عرفہ کا روزہ	30
تکبیرات کب شروع کی جائیں؟	30

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عید کے دن تکبیرات	31
کون سے جانور قربانی کرنے جائز نہیں؟	32
مُسنہ کا معنی	33
بہترین اصول	33
عمر کی خود ساختہ شرط	34
کونسا جذعہ نا جائز ہے؟	34
جذعہ (دو دانتے کی تشریح)	36
قربانی اچھی طرح دیکھ کر لینا چاہیے	37
قربانی کے جانور کو موٹا تازہ کرنا	37
تبادلہ جائز نہیں	37
گائے اور اونٹ میں کتنے شریک ہوں	38
ایک قربانی پورے گھر کی طرف سے کافی ہے	38
فوت شدگان کی طرف سے قربانی	39
نمود و نمائش سے اجتناب کیجیے	40
قربانی کرنے والا حجامت نہ کروائے	40
اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا	41
چھری تیز ہونی چاہیے	42
عورت بھی ذبح کر سکتی ہے	43
سرور کائنات ﷺ نے دس سال قربانی کی	43
نیت قربانی	43
زخمی جانور	44
قربانی کے گوشت کی تقسیم	45
میت کی طرف سے قربانی اور اس کا گوشت کھانا	45
قربانی اور عقیقہ	46
نماز اور قربانی	46
قربانی کی کھال اور قصاب کی مزدوری	47

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرف آغاز

سنت ابراہیم علیہ السلام یعنی قربانی کو جاری رکھنے کے دو مقاصد ہیں۔ایک تو یہ کہ اس جہان رنگ و بو میں جو بھی کیا جائے اس کے پسِ منظر اور پیشِ منظر صرف اور صرف یہی جذبہ کارفرما ہو:

﴿إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَلَمِينَ﴾ (الانعام: ١٦٢)

”بے شک میری نماز، میری قربانی، غرضیکہ میری موت و حیات اللہ کے لیے ہے جو ساری کائنات کا رب ہے۔“

اگر کام کرتے ہوئے یہ تصور ملحوظ خاطر نہ رہے تو پھر کچھ بھی نہیں۔

﴿لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ﴾ (الحج: ٣٧)

”اللہ کو تمہاری قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے بلکہ اسے تمہارا اخلاص مقصود ہے۔“

دوسرا مقصد یہ ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام سمع و اطاعت کا پیکر اور ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے سرفگندہ اور ہر لحہ ایثار و قربانی کے لیے آمادہ و تیار رہتے تھے انہیں جب بھی حکم ہوا۔

﴿أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَلَمِينَ﴾ (البقرۃ: ١٣١)

”مسلم اور مطیع ہو جا تو اس نے فوراً کہا کہ اے رب العلمین میں آپ کا تابعدار ہوتا ہوں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مصور کھینچ وہ نقشہ کہ جس میں یہ صفائی ہو
ادھر حکم خدائی ہو ادھر گردن جھکائی ہو

اگر آج ہم اس مقصد کے ساتھ زندگی کو ہم آہنگ کرلیں تو جس طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام اوران کے متبعین کو دنیا کی قیادت وسیادت کا تاج پہنایا گیا اسی طرح آج بھی ہمیں جہاں بانی کے منصب پر فائز کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قربانی کی وجہ تسمیہ

قربانی کا لفظ قربان بروزن سلطان سے نکلا ہے۔ عربی محاورات میں قربان ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جائے۔ جیسا کہ امام ابوبکر جصاص مرحوم رحمہ اللہ نے احکام القرآن میں نقل کیا:

﴿وَالْقُرْبَانُ مَا يُقْصَدُ بِهِ الْقُرْبُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ أَعْمَالِ الْبِرِّ.﴾

”قربان ہر اس نیک کام کو کہا جاتا ہے جس کا مقصد اللہ کی قربت و رضا حاصل کرنا ہو۔“

لیکن عرف عام میں دسویں ذوالحجہ کو بکرے، دنبے، گائے وغیرہ کو ذبح کرنے کا نام قربانی ہے۔

قربانی کی تاریخ

جب سے حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے اسی وقت سے لے کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس کی رضا کے لیے قربانی کرنا مشروع ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک نے قرآن حکیم میں واقعہ قربانی بیان فرمایا ہے:

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِينَ ۝﴾ (المائدہ: ۲۷، ۲۸)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

”آپ ان کو آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا واقعہ سنائیں۔ جب ان دونوں نے قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول ہوئی اور دوسرے کی قربانی قبول نہیں کی گئی۔ جس کی قربانی قبول نہ ہوئی اس نے دوسرے بھائی کو کہا کہ میں تجھے قتل کردوں گا۔ پہلے نے جواب دیا اللہ تعالیٰ تو متقی لوگوں کی قربانی قبول کرتا ہے۔ اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا کیونکہ مجھے اللہ رب العالمین سے ڈر لگتا ہے۔“

اصل واقعہ اور اس کے اشارات

پسِ منظر:

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۝

علیھم ضمیر کا اشارہ یہود کی طرف ہے جس کا ذکر اس آیت کے سیاق و سباق سے واضح ہے۔ مگر واقعہ میں جو نصیحت ہے وہ سب کے لیے ہے۔ یہود کو اس لیے مخاطب کیا کہ جس طرح آج تم اپنے سے بعد میں آنے والی امت محمدیہ جو کہ رشتۂ انسانی کی ترتیب کے لحاظ سے تمہارے چھوٹے بھائی ہیں۔ تم صرف حسد و بغض کی وجہ سے ان کے اعزاز و اکرام کُنتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ کو دیکھ کر ان کے قتل کے درپے ہو چکے ہو بالکل اسی طرح آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں صورت حال پیدا ہوئی کہ ایک نے دوسرے کی عزت اور شرف قبولیت کو تسلیم نہیں کیا بلکہ حسد و دشمنی میں بہت آگے نکل گیا نتیجۃً اللہ کی زمین پر قتل جیسا عظیم سانحہ پیش آیا اور بالآخر سفاکانہ کردار رکھنے والے کو پچھتانا پڑا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

﴿فَأَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِينَ ۝﴾ (المائدہ: ۳۱)

''پھر وہ شرمندہ ہونے والوں میں ہو گیا۔''

تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں قابیل اور ہابیل میں لڑائی اس بات پر ہوئی کہ دنیا کی ابتدائی حالت تھی اس بنا پر نسل انسانی کی افزائش کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ایک حمل میں بچی اور بچہ ہوا کرتے تھے۔ جب یہ جوان ہو جاتے تو بحکم خداوندی سے پہلے لڑکے کی شادی دوسری لڑکی دوسرے کی پہلی کے ساتھ یعنی الٹ کر کے ازدواجی تعلق قائم کر دیا جاتا تھا۔ جب قابیل کی شادی کا وقت آیا تو اس نے دوسری لڑکی کے ساتھ نکاح سے اس لیے انکار کر دیا کہ وہ لڑکی خوبصورت نہیں تھی۔ کہنے لگا میں تو اپنی ہم جائی کے ساتھ نکاح کراؤں گا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے تو بہت سمجھایا لیکن وہ نہ سمجھا۔ بالآخر حضرت آدم علیہ السلام نے حکم دیا کہ تم دونوں اللہ کے راستے میں قربانی دو جس کی قربانی قبول ہو جائے اس کی خواہش کے مطابق نکاح کر دیا جائے گا۔ قابیل نے ناقص اور پھر خدائے ذوالجلال کی رضا کی بجائے صرف مفاد کی خاطر قربانی دی جبکہ دوسرے نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے قربانی پیش کی۔ چھوٹے یعنی ہابیل کی قربانی قبول اور بڑے کی مسترد کر دی گئی تو اس نے حسد اور بغض سے اپنے چھوٹے بھائی کو قتل کر دیا۔ دنیا میں چونکہ یہ پہلا قتل تھا اس لیے قاتل کو یہ پتہ نہ تھا کہ اپنے بھائی کی لاش کس طرح دفنائے؟ بالآخر اللہ نے کوے کو حکم دیا تو کوے نے دوسرے کوے کو مار کر اس کے سامنے مٹی میں دفن کیا۔ اس کو دیکھ کر قابیل نے اپنے مقتول بھائی کو دفن کیا اور پھر افسوس کے ساتھ کہنے لگا' ہائے افسوس! میں تو کوے سے بدتر نکلا۔ لہٰذا روز اول سے بتا دیا گیا کہ قربانی اور تمام اعمال کی قبولیت کا انحصار تقویٰ پر ہو گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب

﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ۝﴾ (الصافات: ۱۰۲)

''جب وہ بھاگ دوڑ کے قابل ہو گیا تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے بچے! یقیناً میں نے خواب میں دیکھا کہ میں آپ کو ذبح کر رہا ہوں بتایئے تمہارا کیا خیال ہے؟ اسمٰعیل علیہ السلام نے عرض کیا ابا جان! جو آپ کو حکم ملا ہے آپ کر گزریں۔ اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ میں بیٹے کو ذبح کر رہا ہوں۔ تو خواب کا ذکر بیٹے سے کر کے پوچھا بیٹا تیرا کیا خیال ہے؟ بیٹے سے پوچھنے کی کئی وجوہ ہو سکتی ہیں کہ اگر بیٹے نے خوشی سے اپنے آپ کو تعمیل حکم کیلئے پیش کیا تو وہ بھی ثواب کا مستحق ہو جائے گا ورنہ حکم خداوندی کی تعمیل تو بہر حال کی جائے گی۔ دوسرا شاید وہ دیکھنا چاہتے ہوں کہ جس صالح بیٹے کی آرزو کی تھی کیا واقعتاً وہ صالح بیٹا ہے؟ تیسری وجہ ظاہر ہے کہ خواب کا تعلق بیٹے سے بھی ہے لہٰذا بیٹے سے پوچھنا مناسب سمجھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسماعیل علیہ السلام سے خواب ذکر کرنا

﴿قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى۝﴾ (الصافات: ۱۰۲)

''ابراہیم علیہ السلام نے کہا بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کر رہا ہوں تو بتا تیرا کیا خیال ہے؟''

بیٹا باپ سے

﴿قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ۝﴾ (الصافات: ۱۰۲)

''اسماعیل نے عرض کیا ابا جان! جو کچھ آپ کو حکم دیا گیا ہے اسے کر ڈالیے۔ آپ ان شاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔''

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آداب فرزندی

شیطان کا اضطراب

حضرت خلیل خدا علیہ السلام اپنے فرزند ارجمند کو لے کر وادی منیٰ کی طرف جا رہے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی عبادت واطاعت کا عظیم الشان اور عدیم المثال مظاہرہ شیطان لعین کس طرح دیکھ سکتا تھا؟ چنانچہ شیطان بھاگم بھاگ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے پاس گیا اور کہنے لگا اے ام اسمٰعیل علیہا السلام! آپ کا بیٹا کدھر گیا ہے؟ حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے فرمایا وہ اپنے والد کے ساتھ گیا ہے۔ شیطان نے کہا اے ہاجرہ! تجھے خبر نہیں اسے تو ابراہیم علیہ السلام ذبح کرنے کے لیے لے گیا ہے۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام! حیران ہو کر پوچھتی ہیں کہ کبھی ایسے بھی ہوا ہے کہ باپ اپنے بیٹے کو ذبح کرے اور خاص کر اتنے خوبصورت نیک سیرت بیٹے کو؟ اب شیطان نے سوچا شاید میرا داؤ چل جائے گا کہنے لگا اے والدہ اسمٰعیل علیہا السلام آج ابراہیم علیہ السلام اسے ضرور ذبح کر دے گا کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ مجھے ایسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دے رکھا ہے۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی حکم دیا ہے تو جاؤ چلے جاؤ میں اپنے اللہ پر اسی طرح راضی ہوں۔

شیطان ابراہیم علیہ السلام کے تعاقب میں

شیطان حضرت ہاجرہ علیہا السلام سے مایوس ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پھسلانے کی کوشش کرتا ہے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پتھر مارے۔

پھر دوسری جگہ جمرہ وسطیٰ کے مقام پاس پر تیسری دفعہ جمرہ صغریٰ کے پاس شیطان نے آخری کوشش کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تینوں جگہ سات سات کنکریاں ماریں۔ (۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کو حجاج کے لیے شعائر قرار دے دیا۔ کاش! حجاج کرام دل کی نفرتوں سے کنکریاں ماریں تاکہ شیطان سے نفرت پختہ ہو جائے پھر اپنی زندگی میں اس نفرت اور حقارت کو قائم رکھیں۔ یہی اس ازلی اور ابدی دشمن سے محفوظ رہنے کا طریقہ ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے رب کے حضور بے مثال قربانی

آج سے ہزاروں سال پیشتر دنیا کے ایک گوشے میں عجیب وغریب واقعہ رونما ہو رہا ہے کہ ایک وادیٔ غیر ذی زرع کے اندر دو مخلص ترین وجود جمع ہیں باپ کی زبان پر:

﴿اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ﴾ (الانعام: ۷۹)

"میں سب کو چھوڑ چھاڑ کر ایک ہی ذات کبریا کا ہو گیا ہوں۔ جس

(۱) تاریخ الامم والملوک، الکامل فی التاریخ، الکشاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔"

بیٹا آنکھیں موند کر گردن اور چہرہ زمین کے ساتھ لگائے ہوئے بس یہی کہے جارہا ہے۔

﴿سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ۝﴾

"آپ ان شاء اللہ دیکھیں گے کہ میں صبر کرنے والوں میں سے ہوں گا۔"

چشم فلک نے ایسا نظارہ نہ دیکھا اور نہ دیکھے گا۔ حکم الٰہی کی تعمیل میں جناب خلیل الٰہی نے جگر گوشے کو پیشانی کے بل کنکریلی زمین پر لٹایا تاکہ پیارے اور معصوم رخ زیبا کو دیکھ کر شفقت پدری استقامت کی راہ میں حائل نہ ہو جائے۔

﴿فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ۝﴾

"آخر میں جب باپ بیٹے نے سر تسلیم خم کر دیا اور ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا دیا۔"

ہائے جس بیٹے کے لیے مدتِ مدید دعائیں مانگیں تھیں۔ جس کی خبر گیری کے لیے میلوں سفر کیا اور جسے ہاجرہ علیہا السلام نے پیار کی لوریاں دیں تھیں۔ اور جس چہرے کو چوم کر اپنے دل کو تنہائی میں تسلی دیا کرتی تھی آج وہی چہرہ مٹی میں لتھڑا ہوا الٹا پڑا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کو زمین پر لٹا کر ذبح کرنے کی کوشش کی اور یہ ثابت کر دیا کہ اللہ کی رضا جوئی کیلئے ہر چیز قربان کی جا سکتی ہے اور یہی وہ راستہ ہے جس سے آدمی اصل نیکی تک پہنچتا ہے۔

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ۝﴾ (آل عمران: ۹۲)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”تم نیکی کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے جب تک اللہ کی راہ میں وہ چیز خرچ نہ کر ڈالو جس کو تم بہت عزیز سمجھتے ہو اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔“

مقصود امتحان تھا نہ کہ جان

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی لیکن اللہ کا فضل و کرم ہوا کہ اس نے اسمٰعیل علیہ السلام کو بچا کر ایک دنبے کی قربانی قبول کر لی۔ کیونکہ مقصود امتحان تھا نہ کہ جان۔ لہٰذا ہمیشہ کے لیے یہی قربانی کا فلسفہ قرار پایا:

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ (الحج: ۳۷)

”اللہ تعالیٰ کو ان کے خون اور گوشت نہیں پہنچتے بلکہ اسے تو اخلاص و تقویٰ مطلوب ہے۔“

﴿وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (الصافات: ۱۰۴، ۱۰۵)

”ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم! تو نے خواب سچا کر دکھایا۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔“

﴿اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝﴾ (الصافات: ۱۰۶ تا ۱۰۹)

”یہ یقیناً ایک بڑی آزمائش تھی اور ہم نے ایک بڑی قربانی (دنبے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کی) دے کر اسمٰعیل علیہ السلام کو بچا لیا اور ہم نے اس کا ذکر خیر ہمیشہ کے لیے بعد میں آنے والوں میں جاری کر دیا۔ سلام ہو ابراہیم پر۔"

دین و دنیا کی امامت کا تاج

ابتلاء کے معنی جانچنے اور پرکھنے کے ہیں۔ معاذ اللہ آزمائش اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس لیے نہیں ہوتی کہ خالق اپنی مخلوق کو پریشان کرنا چاہتا ہے بلکہ آزمائش کرنے کا مقصد فرد یا قوم کی صلاحیتوں کو نکھارنا اور اسکی نشوونما کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ کبھی تو جناب ابراہیم علیہ السلام کی عزیمت اور استقامت کا امتحان لیا گیا اور وہ قوم کے بت کدے کے درمیان کھڑے ہو کر نعرۂ توحید بلند کر رہے ہیں اور کبھی حاکم وقت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کی جھوٹی خدائی کے پرخچے اڑائے جا رہے ہیں۔ اور پھر اس جرم کی پاداش میں آگ میں بے خطر حسبی اللہ کہہ کر کود پڑتے ہیں۔

اَسۡلِمۡ اَسۡلَمۡتُ کا یہ عالم کہ گھربار ملک و وطن سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہجرت کر جاتے ہیں اور اس کے بعد اکلوتے جگر گوشے اور نہایت فرمانبردار اطاعت شعار رفیقہ ء حیات کو سنسان وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ کر پیچھے پلٹ کر بھی نہیں دیکھتے۔ بالآخر نہایت خوبصورت و سیرت معصوم لخت جگر کے حلقوم نازک پر خدائے وحدہ لاشریک کی رضا کے لیے چھری چلا دیتے ہیں۔ تب جا کر اعلان ہوا۔

﴿وَاِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا﴾ (البقرہ: ١٢٤)

"جب ابراہیم کے رب نے اس کو چند معاملات سے آزمایا تو آپ پورے اترے۔ فرمایا ابراہیم علیہ السلام! میں تجھے دنیا کا امام بناتا ہوں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دعائے ابراہیم علیہ السلام

﴿قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۝ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّلِمِينَ ۝﴾

(البقرہ:۱۲٤)

"عرض کرنے لگے خدایا میری اولاد کو بھی یہ عزت وشرف نصیب ہو۔
حکم ہوا ظالموں کے ساتھ یہ وعدہ نہیں کیا جا سکتا۔"

یعنی اگر تابعداری کا رویہ اپنائیں گے تو خلافت وامامت کے مستحق قرار پائیں گے۔ بصورتِ دیگر ظالم شمار ہوں گے اور ظالموں کو حقیقی عزت نصیب نہیں ہوا کرتی۔

ہر امت کے لیے قربانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بے مثال قربانی کے بعد اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کے بعد تمام امتوں کے لیے سنت ابراہیم علیہ السلام کو مقرر فرما دیا۔

﴿وَنَادَيْنَهُ اَنْ يَّاِبْرَاهِيمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾ (الصافات: ۱۰٤، ۱۰۵)

"ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم علیہ السلام! تو نے خواب سچا کر دکھایا۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔"

﴿اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِينُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۝﴾

(الصافات: پ ۲۳)

"یہ یقیناً ایک واضح اور کھلی آزمائش تھی اور ہم نے ایک بڑی قربانی فدیہ میں (دنبے کی) دے کر اسمٰعیل علیہ السلام کو چھڑا لیا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ○﴾

''اور ہم نے یہ سنت بعد کی نسلوں میں چھوڑ دی۔''

﴿سَلٰمٌ عَلٰى إِبْرٰهِيمَ ○ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ.﴾

(الصافات: ۱۰۳ تا ۱۱۰)

''سلام ہو ابراہیم علیہ السلام پر۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔''

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ○ فَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ○ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ ○﴾

(الحج: ۳٤)

''ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کا ایک قاعدہ مقرر کیا ہے تاکہ لوگ ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے عطا کیے ہیں کہ تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے پس اس کے مطیع فرمان ہو جاؤ اور اے نبی! بشارت دیجیے عاجزانہ روش رکھنے والوں کو جن کا حال یہ ہے کہ اللہ کا ذکر سنتے ہی ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔''

﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ○﴾ (الحج: ۳٦)

''اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لیے شعائر اللہ قرار دیا ہے۔ تمہارے لیے ان میں بھتری ہے پس انہیں قطاروں میں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو۔''

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ. كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (الحج: ٣٦)

"ذبح ہونے کے بعد جب ان کی پیٹھیں زمین پر ٹک جائیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور نہ مانگنے والوں کو دو اور جو اپنی حاجت پیش کریں ان کو بھی، ان جانوروں کو ہم نے اس لیے تمہارے تابع کر دیا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو۔"

﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (الحج: ٣٦ تا ٣٧)

"نہ ان کے گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں اور نہ ان کا خون بلکہ اسے تو تم سے تقویٰ مطلوب ہے۔ اسی طرح اس نے انہیں تمہارے لیے مسخر کیا ہے تاکہ تم اس کی عطا کی ہوئی ہدایت پر اس کی کبریائی بیان کرو۔ اور احسان کا رویہ اختیار کرنے والوں کو خوشخبری دیجیے۔"

امت محمدیہ کے لیے قربانی

﴿اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ (الکوثر)

"کہہ دیجیے یقیناً ہم نے آپ کو کوثر (دنیا و آخرت کی بھلائی اور حوض کوثر) عطا کیا اپنے رب کے حضور نماز پڑھیے اور قربانی پیش کیجیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کا دشمن ہی دم کٹا ہے۔"

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ٥﴾ (الانعام: ١٦٢ ـ ١٦٣)

"کہہ دیجیے یقیناً میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور میری موت اللہ رب العلمین کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اس نے مجھے اسی بات کا حکم دے رکھا ہے اور میں سب سے پہلے اطاعت کرنے والوں میں سے ہوں۔"

قربانی اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہے

﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ٥﴾

(الحج: ٣٦)

"قربانی کے اونٹ اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں ان میں تمہارے لیے فوائد ہیں۔"

شعائر کا معنی ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی ذات اور احکام کا احترام پایا جائے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کا استفسار

قَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْأَضَاحِيُّ.

"اصحاب رسول رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کہ یہ قربانی کیا ہے؟"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ.

"قربانی تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔"

قَالُوْا فَمَالَنَا فِیْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ.

(ابن ماجہ، کتاب الاضاحی باب ثواب الاضحیۃ)

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس سنت سے ہمیں کیا ملے گا؟ فرمایا ہر بال کے بدلے نیکی۔"

اوقات عید اور اس کا فلسفہ

اسلام نے دوسری عبادتوں کی طرح یہاں بھی اجتماعی اور انفرادی طریقہ عبادت کو ملحوظ رکھا۔ نماز عید کو مساجد سے باہر پڑھنا ممکن ہو تو شہر یا گاؤں سے باہر جا کر اجتماعی شکل میں ادا کرنا اس لیے ضروری قرار دیا گیا تا کہ فروغ اتحاد ملت کے ساتھ عبادت کے اجتماعی اثرات پیدا ہونے کے ساتھ غیر مسلموں پر امت کا وقار اور دبدبہ طاری ہو۔ یہاں تک کہ ان عورتوں کو بھی حکم دیا کہ مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو جائیں جن کا نسوانی حالت کی وجہ سے نماز پڑھنا اور مسجد میں جانا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

اوقاتِ عید کا تذکرہ کرتے ہوئے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اس نے صرف گوشت کھانے کیلئے جانور ذبح کیا اسے اس کا کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

نماز عید کے بعد اجازت فرمائی کہ جہاں چاہو قربانی کرو قربانی کا گوشت خود کھاؤ، دوست واحباب اور مساکین میں تقسیم کرو۔ اگر لوگ باہمی یا مالی کمزوری کی بنا پر اجتماعی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قربانی کرنا چاہیں تو اونٹ اور گائے میں شریعت کی تعداد کے مطابق شامل ہو کر کر سکتے ہیں۔ جس کی تفصیل چند صفحات کے بعد آپ پڑھیں گے۔

نمازِ عید کھلے میدان میں

مجبوری کے بغیر عیدین کی نماز مسجد میں نہ پڑھی جائے۔ نماز عیدین باہر کھلے میدان میں پڑھنا سنت نبوی ہے۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز ہمیشہ باہر پڑھتے رہے۔ (مجمع الزوائد' جلد اول' ص ۳۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صرف ایک دفعہ بارش کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید مسجد میں پڑھائی ہے۔ (ابو داؤد۔ کتاب الصلوۃ۔ باب یصلی بالناس العید اذا کان یوم مطر) بارش یا جگہ نہ ملنے اور کسی مجبوری کی وجہ سے نماز عید مسجد میں پڑھی جا سکتی ہے ورنہ کھلے میدان میں نماز عید پڑھنا سنت نبوی ہے۔ مقام غور ہے کہ مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنے سے ہزار نماز کا ثواب ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل الصلاۃ بمسجدی مکۃ و المدینۃ)

باوجود اس درجے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید باہر میدان میں ادا کی ہے۔ افسوس ہے! ہمارے ملک میں اکثر علماء نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت مبارکہ کا خیال نہیں فرماتے۔

نماز عید پڑھنے کا طریقہ

عید الاضحیٰ کے دن بغیر کچھ کھائے پیدل یا سوار ہو کر عید گاہ کی طرف بآواز بلند تکبیریں کہتے ہوئے جائیں۔ اگر ممکن ہو تو آنے جانے کے راستے تبدیل کریں اور حسب توفیق نئے کپڑے پہنیں یا وہی کپڑے دھو لیں' غسل' مسواک اور خوشبو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استعمال کریں اور نماز عیدین بارہ تکبیروں سے ادا کی جائے۔ پہلی رکعت میں سات تکبیریں قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے کہنا سنت ہے۔(ابوداؤد۔ كتاب الصلاة باب التكبير في العيدين)

نماز عید کے بعد امام خطبہ ارشاد فرمائے اور تمام حضرات کا خطبہ سننا ضروری ہے۔ امام کو جمعہ کی طرح دو خطبے دینے چاہئیں' نماز عیدین سے پہلے تقریر کرنا بدعت ہے۔ احناف کے اکثر علماء نماز عید سے پہلے خطبہ ارشاد فرماتے جس کا نام انہوں نے تقریر رکھ دیا ہے حالانکہ تقریر اور خطبہ عربی کے الفاظ ہیں۔ تقریر کا معنی ہے کسی بات کو مختلف دلائل کے ساتھ تقرار کے ساتھ بیان کرنا خطبہ کا معنی ہے خطاب کرنا جو ہر زمانے میں علماء اپنی علاقائی زبانوں میں دیتے آ رہے ہیں اور ایسا کرنا فطرت اور انبیاء کی سنت ہے۔ اسی بنا پر مولانا مودودی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ عید سے پہلے خطبہ دینا مروان کی جاری کردہ بدعت ہے۔ (خلافت وملوکیت' مولانا مودودی)

حکمت قربانی

انسان کو اللہ تعالیٰ نے جن انعام واکرام سے نوازا ہے اس کا شکریہ انتہائی ضروری ہے۔ جس طرح نعمتیں مختلف شکلوں میں ہیں اسی طرح ان کے شکرانے کی مختلف صورتیں مقرر کی گئی ہیں مثلاً جسم اور اس کی توانائی کا شکرانہ نماز اور روزے کی صورت میں مقرر کیا گیا ہے۔ سیم وزر کے تشکر کے لیے زکوٰۃ اور حج کی ادائیگی لازم قرار دی گئی۔ جانوروں پر تصرف' گوشت' دودھ' سواری' باربرداری کا شکریہ زکوٰۃ و صدقات اور قربانی کرنا ہے تاکہ اظہار تشکر کے ساتھ یہ اعتراف واقرار بھی ہو کہ اس کا مالک ومختار میں نہیں اصل مالک ومختار وہ ذات کبریا ہے جس کے نام پر اس کو ذبح کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رہا ہوں۔ اس لیے سورۂ حج میں مسئلہ قربانی کے بیان میں فرمایا:

﴿كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ ۝ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ۝﴾ (الحج: ٣٧)

''اسی طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے تابع کر دیا تاکہ اللہ کی کبریائی کا اعتراف کرو کہ اس نے تمہاری راہنمائی فرمائی اور خوشخبری دیجیے نیکی کرنے والوں کو۔''

یاد رکھیں اسلام کی تمام عبادات و احکامات کوئی رسمی کارروائی نہیں کہ آدمی وقت گزارنے میں یا ڈیوٹی سمجھ کر ادا کرے بلکہ اس میں دنیا و آخرت کی بہترین اور کامیابیوں کے راز مضمر ہیں۔

جذبۂ قربانی کو عام کیجیے

یہی وہ جذبہ ہے جسے ساری زندگی میں اختیار کرنے کی تلقین فرمائی:

﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ۝ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۝﴾ (التوبه: ٢٤)

''اے نبی ﷺ فرما دیجیے! اگر تمہارے والدین' تمہارے بیٹے' بھائی' بیویاں' تمہارے رشتہ دار' وہ مال جو تم نے جمع کیے اور وہ تجارت جس کے خسارے سے ڈرتے ہو اور تمہارے پسندیدہ محلات و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مکانات تمہیں اللہ اس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ عزیز ہیں تو تمہیں اللہ کے فیصلہ کا انتظار کرنا چاہیے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتے۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی پر جذبہ قربانی کے اثرات

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فی سبیل اللہ خرچ کرنے میں بھی مسابقت کیا کرتے تھے جیسا کہ تاریخ اسلام میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خیرات میں مشہور و معروف واقعہ مسابقت ہے۔ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ خود اپنی کیفیت ذکر کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ و خیرات کا حکم دیا میرے پاس اس وقت کافی سرمایہ تھا۔ میں نے دل میں یہ بات ٹھان لی کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر دفعہ نیکی کرنے میں مجھ سے بڑھ جایا کرتے ہیں آج میں انہیں کسی صورت اپنے سے نیکی میں بڑھنے نہیں دوں گا۔ چنانچہ میں گھر پلٹا اور تمام سرمایہ کا نصف لے کر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گرامی میں پیش کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! گھر کتنا مال چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا اے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم! سارے مال سے آدھا مال و متاع آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا ہوں۔ اس کے بعد جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کتنا مال لائے ہیں؟ یاد رہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جناب فاروق رضی اللہ عنہ کے جذبات کا کچھ علم نہیں تھا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے اے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت گھر میں چھوڑ کر آیا ہوں۔ باقی دنیا کا مال تو آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ جناب فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ میں نے حتمی طور پر تسلیم کرلیا کہ عمر تو ساری زندگی نیکیوں میں ابو بکر رضی اللہ سے بڑھ نہیں سکتا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایثار کا عجب واقعہ

غور فرمایئے! جس ملت کے بزرگوں کے ایثار و قربانی کا یہ حال ہو۔ وہاں عام کارکنوں کی کیفیت کیا ہوگی؟ اسی ماحول کا اثر تھا کہ صدقہ کرنے کا اعلان سنتے ہی ایک صحابی گھر جانے کی بجائے سیدھا یہودی کے پاس پہنچتا ہے۔ ساری رات کنواں چلا چلا کر یہودی کے پودوں کو پانی دیتا رہا۔ صبح کو تقریباً چار کلو کھجوریں ملیں۔ آدھی گھر میں بچوں کی بھوک بجھانے کے لیے اور آدھی نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیں اور ساتھ ہی پورا ماجراذ کر کیا۔ (سیر الصحابہ)

صحابہ رضی اللہ عنہم کی آپس میں ایثار و قربانی

حضرت ابو جہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ یرموک میں' میں اپنے چچازاد بھائی کی تلاش میں نکلا اور ساتھ ہی میں نے پانی کا مشکیزہ بھر لیا شاید بھائی کو پانی کی ضرورت ہو جونہی میں نے دیکھا۔ میرا چچازاد بھائی خون میں لت پت تڑپ رہا ہے۔ میں نے پانی پلانا چاہا اچانک ایک اور زخمی کی آواز آئی ''پانی''! میرے چچازاد نے مجھے اشارہ کیا کہ پانی پہلے اس بھائی کو پلایا جائے۔ جب میں اس زخمی کے پاس پہنچا تو دفعتۃً تیسری طرف سے ''پانی'' کی آواز سنائی دی۔

اس مجاہد نے بھی پہلے کی طرح اگلے کی طرف بھیج دیا جب میں اس تیسرے غازی کے پاس پہنچا تو وہ شہید ہو چکا تھا میں پلٹ کر دوسرے کے پاس آیا تو اس نے بھی اپنی جان خدا کے حوالے کر دی تھی۔ میں دوڑتا ہوا اپنے بھائی کے پاس آیا تو دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیکھتا ہوں کہ وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دنیا سے کوچ کر چکے ہیں۔ یہی تو وہ جذبہ قربانی ہے جسے قرآن حکیم نے اس طرح خراج تحسین سے نوازا ہے۔

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (الحشر:۹)

''اللہ کے بندے اپنی ضرورت کے باوجود دوسرے کی ضرورت کو اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہیں۔ اپنی جان کو بخل سے بچانے والے ہی کامیاب ہوں گے۔''

قربانی سنت ہے

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ هِيَ سُنَّةٌ مَعْرُوفَةٌ عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا نُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا. (بخاری کتاب الاضاحی' باب سنة الاضحية)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ قربانی کرنا سنت مشہور ہے۔ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عید کے دن ہمارا پہلا کام نماز عید پڑھنا اور اس کے بعد قربانی کرنا ہے۔ جس نے اس ترتیب کو ملحوظ رکھا اس نے سنت کی پیروی کی۔''

جس نے نماز سے پہلے قربانی کی

وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ رضی اللہ عنہ وَقَدْ ذَبَحَ

15436

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ اِنَّ عِنْدِیْ جَذعَۃً فَقَالَ اِذْ بَحْھَا وَلَنْ تُجْزِیَٔ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ قَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوۃ تَمَّ نُسُکُہٗ وَاَصَابَ سُنَّۃَ الْمُسْلِمِیْنَ.

(بخاری' کتاب الاضاحی۔ باب سنۃ الاضحیۃ)

"جس نے نماز عید سے پہلے ذبح کیا اس نے تو صرف اہل خانہ کے گوشت کھانے کے لیے جانور ذبح کیا۔ اس کو قربانی کا ثواب نہیں ملے گا۔ حضور ﷺ کا یہ فرمان سن کر ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور عرض کیا رسول محترم ﷺ میں نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی ہے میرے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ آپ نے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے؟ عرض کی کہ میرے پاس جذعہ ہے' فرمایا: جاؤ اس کی قربانی کر دو لیکن تیرے بعد کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی مکمل ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پالیا۔"

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ کَانَ لَہٗ سَعَۃٌ وَلَمْ یُضَحِّ فَلَا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا. (ابن ماجہ ابواب الاضاحی۔ باب الاضاحی واجبۃ ھی ام لا)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جناب رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص کو طاقت ہو لیکن پھر بھی قربانی نہیں کرتا تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فضیلتِ قربانی

بعض نام نہاد دانشور اور کچھ لوگ آسمانی آفت یعنی زلزلہ' سیلاب' غربت یا جہاد کے جذبہ کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ ہر سال قربانی کرنے کے بجائے رقم جہاد اور فلاح و بہبود کے کاموں پر صرف ہونی چاہیے۔ ایسے احباب کو یاد رکھنا چاہیے کہ نبی محترم ﷺ نے مدینہ طیبہ کے دس سالہ دور میں قربانی بھی کی ہے اور جہاد بھی جاری رکھا۔

جہاں تک غربت کا معاملہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کے دور سے زیادہ مسلمانوں پر کبھی بھی غربت کا دور نہیں آیا۔ لہٰذا لوگوں کی بھلائی اسی میں ہے کہ ہر حال میں نبی کریم ﷺ کی سنت کی پیروی کریں۔

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهُ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ الْاَرْضَ فَطِيْبُوْبِهَا نَفْسًا . (ابن ماجه' ابواب الاضاحی' باب ثواب الاضحية)

''ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کو خون بہانے سے زیادہ پسند کوئی عمل نہیں۔ قربانی کا جانور اپنے سینگوں' کھروں اور بالوں سمیت حاضر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے درجات بلند فرما دیتا ہے۔ اس لیے قربانی کرنے پر خوش ہوا کرو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ قَالُوْا فَمَالَنَا فِيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ۔ (ابن ماجه' ابواب الاضاحي' باب ثواب الاضحية)

”زید بن ارقم کا بیان ہے۔ اصحاب رسول ﷺ نے آپ سے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ قربانی کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ پھر صحابہ ﷺ نے عرض کیا ہمیں کتنا ثواب ملے گا؟ تو ارشاد ہوا قربانی کے بالوں کے برابر ثواب ملے گا۔ رفقائے رسول ﷺ پھر عرض کرتے ہیں اللہ کے نبی بھیڑ کی اون کے برابر بھی؟ آپؐ نے فرمایا! بھیڑ کی اون کے ایک ایک بال کے برابر نیکیاں ملیں گی۔“

ان ایام میں نیک اعمال کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشَرَةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ۔ (ترمذی کتاب الصوم عن رسول اللّٰه باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے پیغمبر نے فرمایا ان دس دنوں کے اعمال اللہ کی بارگاہ میں سال کے دوسرے دنوں میں کیے ہوئے اعمال سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا جہاد فی سبیل اللہ سے بھی؟ فرمایا کہ ہاں جہاد فی سبیل اللہ بھی ان ایام کے اعمال سے افضل نہیں ہے۔ سوائے اس جہاد کے جس میں مجاہد کی جان اور مال دونوں قربان ہو جائیں۔''

یوم عرفہ کا روزہ

۹ ذوالحجہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑا مقبول دن ہے جو شخص اللہ کی خوشنودی کے لیے اس دن روزہ رکھتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا:

عَنْ اَبِی قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَةَ اِنِّی اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِیْ بَعْدَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِیْ قَبْلَهٗ.

(ترمذی کتاب الصوم عن رسول اللہ باب ماجاء فی فضل یوم عرفۃ)

''حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ آپ کا ارشاد بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ یوم عرفہ کا روزہ رکھنے والے کے پہلے اور آئندہ سال کے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔''

تکبیرات کب شروع کی جائیں......؟

ذوالحج کا چاند دیکھتے ہی تکبیرات شروع کر دینا چاہییں:

کَانَ ابْنُ عُمَرَ وَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہما یَخْرُجَانِ اِلَی السُّوْقِ فَیُکَبِّرَانِ وَ یُکَبِّرُ النَّاسُ بِتَکْبِیْرِهِمَا. (بخاری کتاب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

العیدین باب فضل العمل فی ایام العشر)

''عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عشرہ ذی الحجہ کے ایام میں بازار میں تکبیریں کہتے جاتے اور لوگ بھی ان کی طرح تکبیریں کہتے۔''

بالخصوص ۹ ذوالحج کی فجر سے لے کر ۱۳ ذوالحج کی عصر تک متواتر تکبیرات کہتے رہنا چاہیے۔

عید کے دن تکبیرات

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا. (فتح الباری' کتاب العیدین)

''اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔''

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. (فتح الباری' کتاب العیدین)

'''اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔''

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم زَیِّنُوْا اَعْیَادَكُمْ بِالتَّكْبِیْرِ. (الترغیب والترہیب)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اپنی عیدوں کو تکبیروں سے خوبصورت کرو۔''

یعنی تکبیرات اس قدر کثرت سے کہو کہ زمین و آسمان کی فضا اللہ پاک کی بڑائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے کون اٹھے۔

کون سے جانور قربانی کرنے جائز نہیں

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یُّضَحّٰی بِمُقَابَلَۃٍ اَوْ مُدَابَرَۃٍ اَوْ شَرْقَآءَ اَوْ خَرْقَآءَ اَوْ جَدْعَآءَ۔ (ابن ماجہ، ابواب الاضاحی باب مایکرہ ان یضحی بہ)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو یا اس میں سوراخ ہو یا اس کا کوئی عضو کٹ گیا ہو۔''

عَنْ عُبَیْدِ بْنِ فَیْرُوْزٍ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ حَدِّثْنِیْ بِمَا کَرِہَ اَوْ نَھٰی عَنْہُ رَسُوْلُ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْاَضَاحِیْ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ھٰکَذَا بِیَدِہٖ وَیَدِیْ اَقْصَرُ عَنْ یَدِہٖ اَرْبَعٌ لَا تُجْزِیْ فِی الْاَضَاحِیْ اَلْعَوْرَآءُ الْبَیِّنُ عَوَرُھَا وَالْمَرِیْضَۃُ الْبَیِّنُ مَرَضُھَا وَالْعَرْجَآءُ الْبَیِّنُ ظَلْعُھَا وَالْکَسِیْرَۃُ الَّتِیْ لَا تُبْقِیْ قَالَ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ یَّکُوْنَ نَقْصٌ فِی الْاُذُنِ۔ (مسند احمد۔ اول مسند الکوفیین باب حدیث البراء)

''عبید بن فیروز نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا آپ مجھے تفصیل بتائیں جن جانوروں کی قربانی سے منع کیا گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا۔ حضرت براء نے اپنے ہاتھ کا اشارہ کیا اور کہا میرا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے چھوٹا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرمایا چار جانور قربانی کیلئے درست نہیں ہیں۔ایک کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو۔دوسرا بیمار جس کی بیماری واضح ہو تیسرا لنگڑا جس کا لنگڑا پن صاف ہو چوتھا جو لاغر ہو یعنی اس کی ہڈیاں مغز سے خالی ہو گئی ہوں۔"

مُسنہ کا معنی

قرآن مجید نے قصاص کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "اَلسِّنَّ بِالسِّنِّ" "دانت کے بدلے دانت توڑا جائے" (المائدہ: 45) گویا سین کا معنی ہے دانت۔ مُسنہ کا معنی اونٹ، گائے اور بکری کا دو دانتہ ہونا ہے جسے قربانی کرنے کے لیے شرط قرار دیا گیا ہے۔

بہترین اصول

آپ قربانی کے لیے جانور خریدنا چاہتے ہیں بیچنے والا اس خیال سے کہ اسے قیمت زیادہ ملے وہ جانور کی عمر دو سال بتائے گا۔اگر وہ آگے سے خرید کر لایا ہے تو اس کے پاس کون سی دلیل ہے کہ واقعی اس کی عمر دو سال ہے؟ پھر جھوٹے اور بددیانت تاجر کا مقصد محض اپنا مال فروخت کرنا ہے۔اس کا کیا حل ہے؟ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک جانور کی عمر صرف ایک سال ہوتی ہے لیکن زمیندار کی پرورش سے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے دو سال کا ہے۔یا کسی کے پاس مال ہی اس قدر زیادہ ہے کہ اسے ہر جانور کی عمر کا علم نہیں تو وہ ہر ایک کی عمر آپ کو کیسے بتائے گا؟ نبی محترم ﷺ نے امت کی اس مشکل اور شبہات کو ایک جملہ میں حل کر دیا ہے۔

لَاتَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً .... الخ

"نہ ذبح کرو مگر دو دانت والا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اب ساری دنیا میں حیوانوں کی عمر دانتوں سے پہچانی جاتی ہے۔ کسی کو پوچھنے کی ضرورت نہیں' جا کر دانت دیکھو اور معلوم کر لو۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی دنیا بھر کے لیے ایک زریں اور بہترین اصول بن گیا۔

عمر کی خود ساختہ شرط

بعض علماء دو دنتا ہونے کی شرط کے بجائے دو سال کی شرط لگاتے ہیں۔ جس کا حدیث میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ جب نبی معظم ﷺ نے دو دانت والا ہونے کا اصول اور شرط لگائی ہے۔ اس لیے کسی عالم کو ایسی موشگافیاں کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔ اس سے نہ صرف نبی محترم ﷺ کے فرمان کی توہین اور نافرمانی ہوتی ہے بلکہ امت کی مشکلات اور کرپشن میں اضافہ ہوتا ہے۔

www.kitabosunnat.com

کون سا جذعہ ناجائز ہے؟

بکری' بکرا' گائے کا جذعہ (کھیرا) ناجائز ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

لَا تَذْبَحُوا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ یَعْسُرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوا جَذْعَةً مِنَ الضَّأْنِ. (النسائی۔ کتاب الضحایا باب المسنة و الجذعة)

"یعنی قربانی میں صرف مسنہ ذبح کرو' لیکن اگر میسر نہ ہو تو بھیڑ کا جذعہ ذبح کرو۔"

چونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ بھیڑ کا جذعہ ذبح کرو اس لیے اونٹ' گائے اور بکری کا جذعہ ناجائز ہے ان جانوروں کا مسنہ ہی کرنا چاہیے۔ بکری کے کھیرے کی اجازت صرف دو صحابیوں کے ساتھ خاص ہے جیسا کہ بخاری شریف میں ایک روایت ہے کہ حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے نماز عید سے پہلے اپنی قربانی ذبح کر ڈالی تو نبی

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ نے فرمایا تلک شاۃُ لَحمٍ یہ گوشت خوری ہے قربانی نہیں ہے۔ ابو بردہ نے عرض کی میرے پاس بکری کا بچہ کھیرا ہے اجازت ہو تو قربانی کر ڈالوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِذْبَحْ وَلَا تُصْلِحْ لِغَیْرِکَ ذبح کر لیجیے لیکن تیرے سوا کسی کو اجازت نہیں۔

چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ان الفاظ سے عنوان قائم کیا ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ لِاَبِیْ بُرْدَۃَ ضَحِّ بِالْجَزْعِ مِنَ الْمَعْزِ لَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ. (بخاری شریف)

"یعنی حضرت بردہ سے نبی ﷺ نے کہا کہ تیرے بعد بکری کی جنس سے کھیرا قطعاً جائز نہیں، یعنی خاص تجھے ہی اجازت ہے۔"

مسلم شریف میں ہے کہ صحابی نے کہا ھِیَ خَیْرٌ مِنْ شَاتَیْ لَحْمٍ۔ یعنی دو بکریوں سے بھی فربہ اور عمدہ ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا تیرے سوا اور کسی کے لیے جائز نہیں۔ (مسلم' کتاب الاضاحی باب وقتھا) نیل الاوطار میں ہے:

اِنَّ الْجَزْعَ مِنَ الْمَعْزِ لَا یُجْزِیُٔ عَنْ اَحَدٍ.

"کسی کو کھیرا بکرا کرنا جائز نہیں۔"

بخاری شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے قربانی کے جانور تقسیم کرنے کے لیے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ حسب الحکم انہوں نے سب تقسیم کر دیئے صرف ایک بکری کا بچہ بچا۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ صرف ایک عدد (چھوٹا کھیرا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا:

ضَحِّ بِہٖ اَنْتَ. (بخاری' کتاب الوکالۃ باب وکالۃ الشریک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الشریك فی القسمة وغیرها)

''اسے خود قربانی کر ڈالو۔''

وَلَا رُخْصَةَ فِیْهَا لِاَ حَدٍ بَعْدَكَ. (فتح الباری)

''تیرے بعد کسی کو اجازت نہ ہوگی۔''

مختصر یہ ہے کہ یہ اجازت صرف دو صحابہ کے لیے خاص تھی۔ بنیادی اور ہمیشہ کے لیے دو دانت کا اصول ہے۔

لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ یَعْسُرَ عَلَیْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذْعَةً مِنَ الضَّأْنِ. (النسائی کتاب الضحایا۔ باب المسنة والجذعة)

''نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔قربانی صرف دو دانت والا جانور کرو۔ دو دانت والا ملنا مشکل ہو تو دنبہ اور چھترا جذعہ قربانی کر سکتے ہیں۔''

جذعہ (دو دانتے کی تشریح)

یاد رہے کہ قربانی نہایت مبارک عمل اور قربِ الٰہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ مسلمان ہر سال یہ عمل کرتے ہیں اس لیے ہمیشہ ہی یہ مسئلہ پیش آتا ہے کہ قربانی کے جانور کی عمر کیا ہونی چاہیے؟ لہٰذا آپ کا فرمان یاد کر لینا چاہیے آپ کے مقدس الفاظ یہ ہیں:

لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ یَعْسُرَ عَلَیْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذْعَةً مِنَ الضَّأْنِ. (النسائی کتاب الضحایا باب المسنة والجذعة)

''نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔قربانی صرف دو دانت والا جانور کرو۔ دو دانت والا ملنا مشکل ہو تو دنبہ اور چھترا جذعہ قربانی کر سکتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں قربانی کے لیے دو دانت جانور کی شرط ہے۔ دو دانت والا نہ ملے تو اس صورت میں کھیرے' چھترے' دنبے کی اجازت ہے۔ صرف موٹا تازہ اور پسند ہونے کی وجہ سے کھیرا جانور قربانی کرنا جائز نہیں۔

قربانی اچھی طرح دیکھ کر لینا چاہیے

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ۔ (ابن ماجه ابواب الاضاحی' باب مایکره ان یضحی به)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیا کرتے کہ ہم قربانی کی آنکھیں اور کان وغیرہ اچھی طرح دیکھ لیا کریں۔''

قربانی کے جانور کو موٹا تازہ کرنا

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا نُسَمِّنُ الْاُضْحِيَةَ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُسَمِّنُوْنَ۔ (بخاری' کتاب الاضاحی باب فی اضحية النبی بکبشین اقرنین)

''ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم مدینہ منورہ کے لوگ اپنی قربانیوں کو خوب موٹا تازہ کرتے اور دوسرے مسلمان بھی ایسا کرتے تھے۔''

تبادلہ جائز نہیں

ابن عمر نے ایک بکرا بطور قربانی مکہ مکرمہ بھیجنا چاہا تو خیال آیا کہ اونٹ کی قربانی بھیجنی چاہیے۔ چنانچہ اجازت کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے:

فَقَالَ اِنِّیْ اَهْدَيْتُ نَجِيْبًا فَاُعْطِيْتُ بِهَا ثَلَاثَ مِائَةِ دِيْنَارٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَابِيْعُهَا وَاشْتَرِىْ بِثَمَنِهَا بُدْنًا قَالَ لَا اِنْحَرْهَا اِيَّاهَا.

(ابو داؤد۔ کتاب المناسک باب تبدیل الھدی)

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا اللہ کے رسول! میں نے تین سو دینار کی بہترین قربانی خریدی ہے۔ میں اس قربانی کو بیچ کر اس رقم کا اونٹ خرید لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، بلکہ وہی قربانی کر۔ معین قربانی اللہ کے نام کا نذرانہ ہو چکی ہے۔ اس کو نامزدگی سے محروم کرنا شارع اسلام نے اچھا نہیں سمجھا کیونکہ اس سے قربانی کا تقدس مجروح ہوتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قربانی کے جانور کے تبادلے کا سوال کیا گیا تو انہوں نے پوچھا اَعَيَّنْتُمُوْهَا فَقَالَ نَعَمْ فَكَرِهَهُ فرمایا کیا تم قربانی کا جانور متعین کر چکے ہو؟ سائل نے کہا ہاں۔ آپ نے اس کا تبادلہ اچھا نہیں سمجھا۔

گائے اور اونٹ میں کتنے شریک ہوں......؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةٌ وَفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةٌ. (الترمذی کتاب الحج عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ماجاء فی الاشتراك فی البدنة والبقرة)

''ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ایام قربانی شروع ہو گئے ہم گائے میں سات آدمی شریک ہوئے اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔''

ایک قربانی پورے گھر کی طرف سے کافی ہے

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَأُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فِیْ سَوَادٍ وَیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ وَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ فَاُتِیَ بِہٖ لِیُضَحِّیَ بِہٖ قَالَ یَاعَائِشَةُ هَلُمِّیْ الْمُدْیَةَ ثُمَّ قَالَ اِشْحِذِیْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْکَبْشَ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰی بِہٖ۔ (مسلم کتاب الاضاحی' باب استحباب الضحیة و ذبحها مباشرة)

''ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مینڈھا قربانی کے لیے لائے جو سیاہ رنگ کا تھا پاؤں پیٹ اور آنکھیں سیاہ تھیں پھر آپ نے مجھے چھری لانے کا حکم دیا میں نے چھری پیش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو تیز کرو میں نے اس کو پتھر پر رگڑ کر تیز کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈھے کو لٹا کر بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ پڑھا اور کہا الٰہی! قبول کیجیے میری' میرے گھر والوں اور میری امت کی طرف سے۔''

فوت شدگان کی طرف سے قربانی

جیسا کہ ابھی ذکر ہوا ہے کہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے وقت اپنی اور اپنے اہلخانہ اور امت کے غریب لوگوں کی طرف سے بھی قربانی کی نیت کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔ اور پھر دوسری روایت میں موجود ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ جب تک تم زندہ رہو اپنی اور میری طرف سے قربانی کرتے رہنا۔ بعض لوگوں نے مرحوم کی طرف سے کی گئی قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے جس کی کوئی واضح دلیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میری نظر میں نہیں گزری۔ جبکہ آپ ﷺ امت کی طرف سے قربانی کرتے تھے۔ آپ ﷺ سے اس جانور کا گوشت نہ کھانے کے بارے میں کوئی دلیل نہیں۔

نمود و نمائش سے اجتناب کیجیے

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا فِيْكُمْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يُضَحِّيْ بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ فَيَاْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَ كَمَا تَرٰى۔ (ابن ماجه ابواب الاضاحی' باب من ضحی بشاة عن اهله)

''عطاء بن یسار کہتے ہیں میں نے ابوایوب رضی اللہ عنہ انصاری سے عرض کیا آپ نبی ﷺ کے زمانے میں کس طرح قربانیاں کرتے تھے؟ ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا حضور ﷺ کے زمانے میں ہر آدمی اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کرتا پھر سب اس سے کھاتے اور کھلاتے تھے لیکن اب لوگ فخر کرنے لگے ہیں یعنی زیادہ سے زیادہ قربانیاں بطور فخر کرتے حضرت ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے عطاء جیسے کہ تم حالات دیکھ رہے ہو۔''

قربانی کرنے والا حجامت نہ کروائے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهٗ ذِبْحٌ يَّذْبَحُهٗ فَاِذَا اُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ۔(مسلم کتاب الاضاحی' باب نهی من دخل علیه عشر ذی الحجة)

''ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قربانی کرنا چاہتا ہو اسے چاہیے چاند نظر آنے سے لے کر قربانی تک اپنے بال اور اپنے ناخن نہ کٹوائے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بتلایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عید قربان (یوم الاضحیٰ) کو اس امت کے لیے عید کا دن قرار دیا ہے۔ایک آدمی نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر دودھ دینے والے جانور کے سوا میرے پاس کچھ نہ ہو تو کیا میں اسے ذبح کر دوں۔فرمایا کہ نہیں تم ان ایام میں ناخن اور بال نہ کٹوانا اللہ کی بارگاہ میں یہ تمہاری قربانی ہوگی۔(النسائی کتاب الضحایا باب من لم یجد الاضحیة)

اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ. (بخاری کتاب الاضاحی' باب من ذبح الاضاحی بیده)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ خادم رسول کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مینڈھے ذبح فرمائے میں نے دیکھا آپ نے اپنا پاؤں ان کی گردن کے اوپر ایک جانب رکھا بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر اپنے دست مبارک سے ذبح فرما رہے تھے۔“

اس واقعہ سے یہ بات اخذ کی گئی ہے کہ قربانی کے وقت اہل خانہ کا پاس ہونا بہتر ہے تا کہ ان میں جذبۂ قربانی پیدا ہو۔

چھری تیز ہونی چاہیے

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ اثْنَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ. (نسائی کتاب الضحایا، باب الامر باحداد الشفرة)

”حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے دو باتیں سنیں اور ان کو یاد رکھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی نے سب پر احسان کرنے کا حکم دیا ہے جب تم کسی کو قتل کرو (جہاد یا قصاص میں) تو اچھے انداز میں قتل کرنا اور جب تم جانور ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرنا اور چھری کو اچھی طرح تیز کر لینا اور ذبح کے وقت جانور کو آرام سے حلال کرو۔“

یعنی اپنی طرف سے کوشش کی جائے کہ لٹاتے اور ذبح کرتے وقت کم سے کم تکلیف ہو۔ ایک دوسرے کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عورت بھی ذبح کر سکتی ہے

عورت اپنے ہاتھ سے قربانی ذبح کر سکتی ہے۔

وَاَعَانَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فِي بَدَنَتِهِ وَاَمَرَ اَبُوْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ بَنَاتَهُ اَنْ يُّضَحِّيْنَ بِاَيْدِيْهِنَّ۔ (بخاری کتاب الاضاحی، باب من ذبح ضحية غيره)

''ایک شخص نے عبداللہ بن عمر کو ان کا اونٹ ذبح کرنے میں مدد دی اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی قربانیاں اپنے ہاتھ سے ذبح کریں۔''

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دس سال قربانی کی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ ۔ (ترمذی، کتاب الاضاحی عن رسول اللہ، باب الدليل على ان الاضحية سنة)

''ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا اور دس سال ہی قربانی کرتے رہے۔''

نیت قربانی

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝﴾ (الانعام: ۱۶۲، ۶۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"کہہ دیجیے یقیناً میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور میری موت اللہ رب العلمین کے لیے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے اطاعت گزار ہوں۔"

هٰذَا عَنِّیْ وَعَمَّنْ لَّمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ.

"اے اللہ! یہ میری طرف سے اور میری امت کے اس شخص کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔"

پھر ذیل کے الفاظ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ

یاد رہے کہ پوری بسم اللہ پڑھنا نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں اسی لیے بس اتنے ہی الفاظ کہنے چاہییں اس میں بڑی حکمت پنہاں ہے۔

زخمی جانور

شریعت کے اصول کے مطابق قربانی کا جانور اچھی طرح دیکھ بھال کر خریدنا چاہیے اگر خریدنے کے بعد زخمی ہو جائے اور مالی استعداد ہو تو بیچ کر صحت مند جانور لیا جا سکتا ہے بصورت دیگر اس جانور کی قربانی میں کوئی حرج نہیں۔

قربانی کا افضل دن

نبی اکرم ﷺ مدینہ میں دس سال تک متواتر قربانی کرتے رہے زندگی کے آخری سال آپ ﷺ نے سو (۱۰۰) اونٹ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کیے۔ تریسٹھ اپنے دست مبارک سے جبکہ باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قربان کرنے کا حکم دیا یہ سب کے سب پہلے دن ہی قربانی کیے گئے تھے۔ اس لیے اکثر اہل علم کا یہی نقطۂ نگاہ ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قربانی پہلے دن کرنا زیادہ افضل ہے۔ تاہم کوئی شخص اپنے گردو پیش کے حالات دیکھ کر باقی ایام میں اس لیے قربانی کرتا ہے کہ غرباء کو اس طرح زیادہ فائدہ پہنچ جائے یا وہ چوتھے دن اس لیے قربانی کرتا ہے کہ لوگوں کو یہ مسئلہ بتلایا جائے کہ چوتھے دن بھی قربانی کرنا جائز ہے۔ امید ہے کہ وہ بھی زیادہ ثواب کا مستحق ہوگا۔

قربانی کے گوشت کی تقسیم

﴿فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ﴾ (الحج: ٣٦)

''اس سے خود بھی کھاؤ، نہ مانگنے اور نہ مانگنے والے کو بھی کھلاؤ۔''

کچھ علماء نے اس آیت کریمہ سے استدلال فرمایا ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنے چاہئیں۔ ایک اپنے لیے' دوسرا اعزیز و اقربا کا اور تیسرا فقراء و مساکین میں تقسیم کرنا چاہیے تاہم یہ تقسیم ضروری نہیں۔ شریعت نے اس بات کو مسلمانوں کے حالات پر چھوڑ رکھا ہے کہ اگر معاشرے میں غربت و افلاس ہو تو معمولی حصہ رکھ کر باقی تقسیم کر دیا جائے۔ قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دیا جا سکتا ہے۔

میت کی طرف سے قربانی اور اس کا گوشت

میت کی طرف سے قربانی کی جا سکتی ہے جیسا کہ آپ نے یقیناً کتاب کے پہلے صفحات میں پڑھ لیا ہوگا کہ نبی اکرم ﷺ قربانی کرتے ہوئے یہ نیت فرماتے کہ بارِ الٰہ! یہ قربانی میری، میرے اہل و عیال اور میری پوری امت کی طرف سے قبول فرمانا۔

امت میں ایسے لوگ بھی شامل تھے اور ہیں جو آپ کی حیات مبارکہ میں فوت ہو چکے اور قیامت تک آپ کی امت کا سلسلہ جاری رہے گا اس لیے کسی حدیث مبارک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے یہ ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے اس قربانی کا گوشت خود نہ کھایا ہو لہذا کوئی شخص میت کی طرف سے دی جانے والی قربانی کا گوشت کھانا چاہے تو کوئی حرج نہیں۔

قربانی اور عقیقہ

بعض لوگ عقیقہ اور قربانی کو یکجا کر دیتے ہیں قرون اولی میں اس عمل کا کوئی ثبوت نہیں پایا جاتا کہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے ایک ہی جانور میں کچھ حصے قربانی اور دوسرے حصوں کو عقیقہ شمار کیا ہو۔ جبکہ عقیقہ کی صحیح صورت تو یہ ہے کہ بیٹے کی پیدائش پر دو جانور اور بیٹی کی پیدائش پر ایک جانور ذبح کیا جائے۔ اور عقیقہ میں قربانی کے جانور کی شرائط کا ہونا ضروری نہیں۔ البتہ بعض لوگ کئی بچوں کے عقیقے کی گائے ذبح کر کے ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کچھ علماء قربانی کی تقسیم پر قیاس کر کے جواز کا فتوی دیتے ہیں جبکہ سنت رسول ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی ثبوت نہیں اس لیے نہایت ہی بہتر بات ہے کہ قربانی اور عقیقہ کے سلسلہ کو ایک دوسرے سے الگ رکھا جائے۔

نماز اور قربانی

کوئی شخص اگر عید کی جماعت سے پیچھے رہ گیا ہے تو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ پہلے عید کی دو رکعتیں اس کی تکبیرات کے ساتھ ادا کرے اور پھر اللہ کے حضور قربانی پیش کرے۔ اگر کوئی قصاب کی وجہ سے یا گوشت کھانے کی جلدی میں جان بوجھ کر جماعت سے پہلے اکیلا نماز پڑھ کر قربانی کرتا ہے تو یہ طریقہ ہرگز جائز نہیں۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ عیدین کی نماز کی فضیلت اور برکات کی وجہ سے فرمایا کرتے تھے ان خواتین کو بھی عید کے اجتماع میں آنا چاہیے جو ان دنوں نماز پڑھنے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

معذور ہیں تا کہ مسلمانوں کی اجتماعیت میں اضافہ ہو اور وہ دعا میں شامل ہو جائیں۔

قربانی کی کھال اور قصاب کی مزدوری

آئمہ کرام اس بات پر متفق ہیں کہ اگر کوئی شخص دودھ دینے والا جانور قربانی کرتا ہے تو قربانی کی نیت کرنے کے بعد اس جانور کا دودھ پینا اس کے لیے جائز نہیں۔ البتہ قربانی کرنے کے بعد جس طرح اسکا گوشت کھایا جا سکتا ہے اسی طرح اس کی کھال بھی جائے نماز یا ذاتی استعمال میں لائی جا سکتی ہے ہاں اسے فروخت کر کے اسکی رقم ذاتی طور پر استعمال کرنا بالکل ناجائز ہے اور اسی طرح ہی قربانی کی کوئی چیز قصاب کو مزدوری کے طور پر دینا جائز نہیں۔ قصائی کی مزدوری اپنی گرہ سے ادا کرنی چاہیے۔ قربانی کی کھال کسی دینی کام یا مساکین کو دینی چاہیے۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

ابوہریرہ (اثری) شریعہ کالج

احباب دانش جانتے ہیں کہ اب تک ملک بھر میں ابوہریرہ شریعہ کالج واحد ادارہ ہے جس میں لازمی (Compulsary) نصاب کے طور پر بیک وقت درس نظامی اور گریجویشن کروائی جاتی ہے۔ لہذا اپنے بچوں کو ابوہریرہ شریعہ کالج میں داخل کروائیں تاکہ وہ دینی و دنیوی علوم سے آراستہ ہو سکیں۔ بفضل اللہ تعالیٰ یہ ادارہ صرف مقامی احباب کی مدد سے چل رہا ہے۔

داخلہ 10 اپریل تا 25 اپریل

میٹرک میٹرک۔ ایف اے۔ میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء داخلہ لے سکتے ہیں۔ تاہم فیل ہونے کی صورت میں طالب علم کو فارغ کر دیا جائے گا۔

نصاب

سال اول ترجمۃ القرآن سورۃ الفاتحہ تا الاعراف، مشکوۃ اول، علم النحو، کتاب النحو، علم الصرف، ابواب الصرف، دروس اللغۃ العربیۃ (دو حصے)۔ فرسٹ ایئر بمطابق انٹرمیڈیٹ بورڈ لاہور۔

سال دوم ترجمۃ القرآن سورۃ الاعراف تا النمل، مشکوۃ ثانی، نحو میر، شرح مائۃ عامل، کتاب الصرف، الخیب الثانی، معلم الانشاء (دو حصے)، سیکنڈ ایئر۔

سال سوم ترجمۃ القرآن، مسلم شریف، ترمذی شریف، ہدایۃ النحو، علم الصیغہ، اصول الشاشی، نخبۃ الفکر، تحریر ثالث۔

سال چہارم بخاری شریف، ابوداؤد، ہدایۃ الوجیز، شرح ابن عقیل، الفوز الکبیر، فرسٹ ایئر نصاب مطابق پنجاب یونیورسٹی۔

ابوہریرہ اکیڈمی کی نشریات از قلم میاں محمد جمیل

فہم القرآن ابن کثیر، رازی، دیگر عربی تفاسیر کا خلاصہ اور تفسیر ثنائی، معارف، تدبر، تفہیم القرآن کے اہم نکات پر مشتمل جدید و قدیم علوم کا سنگم جس میں رواں ترجمہ اور تفسیر بالحدیث کا التزام۔ جلد اول پانچ پاروں پر مشتمل دستیاب

امتیاز تفسیر لفظی ترجمہ، آیت کے مسائل کی الگ الگ نشاندہی، ہر آیت کے مرکزی مضمون کی تفسیر بالقرآن کے ذریعے ایک مکمل تحریر۔

فہم الحدیث مشکوۃ المصابیح سے متفق علیہ اور بخاری و مسلم کی مکمل روایات۔ اس کے مطالعہ سے تعلیم یافتہ طبقہ کو 80 فیصد مسائل کسی عالم سے پوچھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس اہمیت اور مقبولیت کی بناء پر دو سال میں 6 مرتبہ چھپ چکی ہے۔ قیمت سیٹ -/600 روپے۔ براہ راست منگوانے والوں کو 40 فیصد رعایت۔

دیگر تصانیف سیرت ابراہیم علیہ السلام، انبیاء [illegible] کا طریقہ دعا، دین تو آسان ہے، زکوۃ کے مسائل، فضائل [illegible] کا تہذیب [illegible] الہامی راستے [illegible] آپ کا حج (مختصر) [illegible] مسائل [illegible] ارشادات [illegible] کی نماز (قیام و سجدہ کی عملی تصویر) [illegible] اہل حدیث [illegible] جماعت [illegible] گالیاں ان کا شرعی علاج۔

ملنے کا پتہ نعمانی کتب خانہ، مکتبہ سلفیہ، مکتبہ قدوسیہ، دارالاندلس، اردو بازار لاہور۔

99

[illegible] 042-5417233

15736

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

مصنف کی دیگر تصانیف

- دین تو آسان ہے
- برکاتِ رمضان
- آپ ﷺ کا حج
- انبیاء علیہم السلام کا طریقہ دعا
- سیرت ابراہیم علیہ السلام
- زکوٰۃ کے مسائل وفوائد
- اتحادِ امت اور نظم جماعت
- آپ ﷺ کا تہذیب وتمدن
- فضیلت قربانی اور اس کے مسائل
- مشکلات کیوں؟ نکلنے کے الہامی راستے
- جادو کی تباہ کاریاں۔ان کا شرعی علاج
- آپ ﷺ کی نماز' قیام وسجود کی عملی تصاویر

فہم الحدیث

مشکوٰۃ المصابیح سے متفق علیہ بخاری ومسلم کی مکمل روایات ان پر محدثین' دیوبند' بریلوی اور اہلحدیث علماء کا اتفاق ہے اس کے پڑھنے کے بعد 80% مسائل کسی عالم سے پوچھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

تیسرا ایڈیشن: صفحات 1240: قیمت فی سیٹ-/600 روپے

منفرد تفسیر

فہم القرآن

ابن کثیر' رازی ودیگر عربی تفاسیر کا خلاصہ اور تفسیر ثنائی' معارف تدبر' تفہیم القرآن کے اہم نکات پر مشتمل' جدید وقدیم علوم کا سنگھم جس میں رواں ترجمہ اور تفسیر بالحدیث کا التزام۔ لفظی ترجمہ ☆ آیت کے مسائل کی الگ الگ نشاندہی ☆ ہر آیت کے مرکزی مضمون کی تفسیر بالقرآن کے ذریعے ایک مکمل تقریر۔ جلد اوّل پانچ پاروں پر مشتمل دستیاب ہے۔